مطالعہ گائیڈ — صفحات ۳ تا ۱۳

جماعتِ اسلامی کا مقصد اور طریقِ کار

گِسٹ · مشکل الفاظ کے معنی · سوال و جواب

مقالہ: مولانا ابواللیث ندوی
امیر جماعتِ اسلامی ہند
کُل ہند اجتماع، رام پور — ۲۲ اپریل ۱۹۵۱ء

حصہ اوّل — صفحات ۳ اور ۴ کا خلاصہ (Gist)

> یہ مقالہ مولانا ابو الیث ندوی نے کُل ہند جماعتِ اسلامی کے رام پور اجتماع کے آخری عام اجلاس میں پڑھ کر سنایا تھا۔

اجتماع میں مختلف رفقاء نے تقریریں کیں جن میں موجودہ نظریات پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی کہ دنیا اور خصوصاً ہندوستان کے موجودہ مسائل کا حل کیا ہے۔ تیسری اور آخری تقریر اس ضمن میں باقی رہ گئی تھی جس میں یہ وضاحت کرنا مقصود تھا کہ جماعتِ اسلامی کیا چاہتی ہے اور وہ اپنے مقاصد کس طرح حاصل کرنا چاہتی ہے۔

مولانا نے بتایا کہ انہیں پہلے سے یہ خیال تھا کہ یہ سوال زبانی گفتگو کی بجائے تحریری شکل میں پیش کیا جائے تاکہ باتیں ٹھیک اور مکمل طور پر سمجھی جا سکیں۔ انہوں نے اپنی باتیں قلم بند کر لیں اور وہی تحریر اجتماع میں پڑھ کر سنائی گئی۔

مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ ہمارے خیالات کے بارے میں لوگ بہت غلط باتیں پھیلاتے ہیں، بے بنیاد اور بالکل غلط باتیں ہماری طرف منسوب کر دی جاتی ہیں، اور یہ کام بد قسمتی سے ہر جگہ ہو رہا ہے۔ اس لیے ضروری معلوم ہوا کہ جماعتِ اسلامی کے مقصد اور طریقِ کار کو تحریری شکل میں واضح کیا جائے تاکہ جو لوگ غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں انہیں روکنے کی کوئی دوسری تدبیر ہمارے پاس ہو سکے۔

حصہ دوم — مشکل الفاظ کے معنی (صفحات ۵ تا ۱۳)

درج ذیل وہ اردو الفاظ ہیں جو عام بول چال میں کم استعمال ہوتے ہیں اور ایک عام فہم قاری کے لیے سمجھنا دشوار ہو سکتے ہیں۔

لفظ	معنی اور وضاحت
مشیّت	ارادہ، منشا — خدا کی مشیّت یعنی اللہ کا ارادہ اور فیصلہ
اتفاق رکھنا	متفق ہونا، ہم خیال ہونا، کسی بات سے اتفاق کرنا
خودمختاری	آزادانہ اختیار، کسی کے تابع نہ ہونا، اپنی مرضی سے کام کرنا
انحراف	سیدھی راہ سے ہٹ جانا، منحرف ہونا، گمراہی اختیار کرنا
تقدیر	اللہ کا مقرر کیا ہوا اندازہ اور نظام؛ ہر چیز کا طے شدہ نقشہ
مقرر کرنا	طے کرنا، مستقل اور پختہ کر دینا، کسی کام پر مامور کرنا
واقعتاً	حقیقت میں، سچ مچ، فی الواقع
استعمال	کام میں لانا، برتنا؛ یہاں مراد ہے انسانی اختیار کو استعمال کرنا
ارادۂ اختیار	اپنی مرضی سے انتخاب کرنے کی صلاحیت؛ آزادِ ارادہ
سرگرداں	حیران و پریشان، بھٹکتا ہوا، راہ نہ پانا
محرکات	وہ چیزیں جو کسی کام پر اُبھاریں، ترغیبات، impulses
غالب	طاقت ور، زور آور، جو دوسرے پر حاوی ہو جائے

کامیاب و بامراد	مقصد میں کامیاب، مراد پانے والا، فلاح یافتہ
فطرتاً	قدرتی طور پر، پیدائشی طور سے، بطورِ جبلّت
تلقین	سکھانا، ذہن نشین کرانا، بار بار سمجھانا
ہم آہنگی	موافقت، مطابقت، ایک لے اور سُر میں ہونا
متکبرانہ	غرور اور تکبر سے بھرا ہوا، مغرورانہ طرزِ عمل
بعثت	نبی یا رسول کا مبعوث ہونا یعنی اللہ کی طرف سے بھیجا جانا
اِقامتِ دین	دین کو اس کی تمام جہتوں کے ساتھ قائم کرنا، دین کو زندگی میں نافذ کرنا
شہادتِ حق	حق بات کی گواہی دینا؛ لوگوں کے سامنے حق کا اظہار کرنا
حکومتِ الٰہیہ	خدا کی حکومت؛ وہ نظام جس میں اللہ کی اطاعت ہو؛ یہاں مصنف نے واضح کیا ہے کہ اس سے مراد محض سیاسی اقتدار نہیں بلکہ اطاعتِ الٰہی ہے
معترضین	اعتراض کرنے والے، جو مخالفت میں آواز اٹھائیں
بہانہ	جھوٹا عذر، مفروضہ دلیل، کسی بات کو ٹالنے کا حیلہ
دیدہ و دانستہ	جان بوجھ کر، سوچ سمجھ کر، قصداً
لغوی مفہوم	لغت یعنی زبان کے اعتبار سے کسی لفظ کا اصل معنی
شرعی استعمال	قرآن و سنت میں جس معنی میں کوئی لفظ آیا ہو
اعتراضات	مخالفانہ سوالات یا الزامات، objections

برکت	خیر و خوبی کا بڑھنا، فضل و کرم، بھلائی کا تسلسل
وصیّت	تاکیدی نصیحت یا حکم جو آنے والوں کے لیے چھوڑا جائے
اُمّتِ وسط	درمیانہ اور معتدل امت؛ قرآن میں مسلمانوں کو یہ لقب دیا گیا — عدل پر قائم رہنے والی امت

حصہ سوم — باب کا مکمل خلاصہ (Gist)

۱. تمہید اور اجلاس کا پس منظر

یہ مقالہ ۱۹۵۱ء کے کُل ہند اجتماعِ جماعتِ اسلامی میں پڑھا گیا۔ اس اجتماع میں مختلف رفقاء نے گفتگو کی تھی۔ مولانا ابواللیث ندوی نے آخری نشست میں یہ تحریر پڑھ کر سنائی جس میں جماعتِ اسلامی کا مقصد اور طریقِ کار بیان کیا گیا۔ انہوں نے تحریری شکل اس لیے اختیار کی تاکہ باتیں درست انداز میں سمجھی جا سکیں اور غلط فہمیوں کا سدِباب ہو سکے۔

۲. بنیادی عقیدہ: اللہ خالق اور مالک ہے

جماعتِ اسلامی کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ یہ دنیا خود بخود وجود میں نہیں آئی بلکہ ایک خالق نے اسے پیدا کیا ہے — اور وہی اللہ ہے۔ اس نے اپنی مشیّت سے اس دنیا کو پیدا کیا اور اس کے اندر موجود تمام چیزوں کا خالق و مالک ہے۔

> أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ

(سورۃ الاعراف: ۵۴)

"خبردار! خلق اور امر دونوں اسی کے ہیں۔"

۳. کائنات کی اطاعت — مجبوری اور خوشی سے

سورج، چاند، ستارے، ہوائیں، موسم، جمادات اور حیوانات — یہ سب اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے پابند ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ان قوانین کو توڑنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ یہ سب اللہ کی کامل اطاعت میں ہیں۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْأَصَالِ

(الرعد: ۱۵)

"اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں – خوشی سے بھی اور مجبوراً بھی – اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔"

۴. انسان کی منفرد حیثیت – آزادیِ ارادہ

انسان باقی مخلوقات سے ممتاز ہے۔ اسے اللہ نے ایک محدود آزادیِ ارادہ دی ہے۔ وہ پہاڑوں اور درختوں کی طرح ایک جگہ جڑا ہوا نہیں، دریاؤں کی طرح صرف ایک سمت میں محدود نہیں، اور حیوانات کی طرح غریزہ کا پابند نہیں۔ وہ سوچ سکتا ہے، انتخاب کر سکتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ لیکن یہ آزادی اسے اللہ کی ربوبیّت سے باہر نہیں کرتی۔

۵. آزادی – آزمائش ہے

انسان کو جو آزادی دی گئی ہے وہ امتحان کے لیے ہے۔ وہ اس آزادی کو خیر کے لیے استعمال کرے تو کامیاب، اور شر کے لیے استعمال کرے تو ناکام۔ اللہ نے اس آزادی سے ہم پر احسان کیا اور ساتھ ہی راہ نمائی (قرآن اور انبیاء) بھی بھیجی تاکہ ہم صحیح راہ اختیار کریں۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا

(الدھر: ۲-۳)

"ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اسے آزمائیں، پھر ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اسے راہ دکھائی — اب چاہے شکر گزار بنے یا ناشکرا۔"

۶. جماعتِ اسلامی کا مقصد: اقامتِ دین

جماعتِ اسلامی کا مقصد خالصتاً دینی ہے — اور وہ ہے اقامتِ دین یعنی دینِ حق کو زندگی کے ہر شعبے میں قائم کرنا۔ یہ وہی مقصد ہے جس کے لیے تمام انبیاء کرام مبعوث ہوئے۔ اسی کا دوسرا نام شہادتِ حق ہے اور اسی کے لیے جدوجہد کرنا ہمارا فرض ہے۔

> شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ

(الشعوری: ۱۳)

۷. شہادتِ حق اور امتِ وسط

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو "اُمّتِ وسط" بنایا ہے تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے حق کے گواہ ہوں اور رسول اللہ ﷺ ان کے لیے گواہ ہوں۔ جماعتِ اسلامی اسی فریضے کو ادا کرنے کی کوشش ہے۔

> وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

(البقرۃ: ۱۴۳)

۸. "حکومتِ الٰہیہ" کی وضاحت

کچھ لوگ جماعتِ اسلامی کے مقصد کو غلط سمجھتے یا غلط پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ "حکومتِ الٰہیہ" قائم کرنا چاہتی ہے—جسے وہ محض سیاسی اقتدار کے معنی میں لیتے ہیں۔ مولانا نے واضح کیا کہ ہمارے نزدیک اس لفظ کا مطلب محض سیاسی حکومت نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت، شہادتِ حق اور اقامتِ دین ہے — جو خالص قرآنی الفاظ ہیں۔ ہم اپنی تحریک کو "تحریکِ اسلامی" کے نام سے یاد کرتے ہیں کیونکہ ہماری جدوجہد کا تیسرا نام اسلام ہے۔

۹. مخالفین کا طرزِ عمل

بعض لوگ دیدہ و دانستہ غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں اور ہمارے الفاظ کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ مولانا نے واضح کیا کہ جب ہم اپنے مقصد کو قرآنی الفاظ میں بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس کوئی معقول اعتراض نہیں رہتا — لہٰذا وہ یا تو اپنا رویّہ بدل لیتے ہیں یا بہانے تلاش کرنے لگتے ہیں۔

حصہ چہارم — مشقی سوالات اور جوابات

۱ جماعتِ اسلامی کا بنیادی عقیدہ کیا ہے اور اسے مولانا نے کس طرح بیان کیا؟

جماعتِ اسلامی کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ یہ دنیا خود بخود وجود میں نہیں آئی بلکہ اللہ نے اسے پیدا کیا ہے۔ وہی اس کا خالق اور مالک ہے اور خلق و امر دونوں اسی کے اختیار میں ہیں۔ کوئی بھی شخص اس بنیادی حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا۔

۲ کائنات کی باقی مخلوقات اللہ کی کس طرح اطاعت کرتی ہیں؟

سورج، چاند، ستارے، ہوائیں، درخت، حیوانات — یہ سب اللہ کے مقرر کردہ قوانین میں جکڑے ہوئے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتے۔ یہ سب ایک منظم نظام کے تحت چل رہے ہیں جو اللہ نے قائم کیا ہے۔ یہی ان کی اطاعت ہے۔

۳ انسان کو باقی مخلوقات سے کیا چیز ممتاز کرتی ہے؟

انسان کو اللہ نے ایک محدود آزادیِ ارادہ عطا کی ہے۔ وہ اپنی مرضی سے فیصلہ کر سکتا ہے، سوچ سکتا ہے اور عمل کا انتخاب کر سکتا ہے۔ جہاں چاہے جا سکتا ہے، جو چاہے کر سکتا ہے — برخلاف پہاڑوں، درختوں اور حیوانات کے جو اپنے جبلّی قوانین کے پابند ہیں۔

۴ انسان کو دی گئی آزادی کا اصل مقصد کیا ہے؟

انسان کو دی گئی آزادی دراصل آزمائش ہے۔ اللہ نے اسے آزادانہ انتخاب کا حق دیا تاکہ دیکھا جائے کہ وہ اس آزادی کو خیر کے لیے استعمال کرتا ہے یا شر کے لیے، اللہ کی اطاعت اختیار کرتا ہے یا نافرمانی کی راہ چنتا ہے۔ اسی پر آخرت میں جزا و سزا ہوگی۔

۵ اقامتِ دین سے کیا مراد ہے اور یہ انبیاء کرام سے کیسے منسلک ہے؟

اقامتِ دین کا مطلب ہے دینِ اسلام کو زندگی کے تمام شعبوں میں قائم کرنا—یعنی اللہ کے احکام کو نافذ کرنا اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا۔ یہی مقصد تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا تھا—نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سب اسی کی تعلیم دیتے رہے۔

۶ "شہادتِ حق" کیا ہے اور امتِ مسلمہ کی اس سے کیا ذمہ داری ہے؟

شہادتِ حق کا مطلب ہے لوگوں کے سامنے حق کی گواہی دینا—یعنی دین کو واضح طور پر پیش کرنا اور حق کا اظہار کرنا۔ اللہ نے مسلمانوں کو "اُمّتِ وسط" بنایا تاکہ وہ تمام انسانوں کے لیے حق کے گواہ ہوں اور نبی ﷺ ان کے گواہ ہوں۔ یہی جماعتِ اسلامی کا بنیادی فریضہ ہے۔

۷ مولانا نے "حکومتِ الٰہیہ" کی اصل وضاحت کیا کی؟

مولانا نے واضح کیا کہ ہمارے نزدیک "حکومتِ الٰہیہ" کا مطلب محض سیاسی اقتدار نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت، اقامتِ دین اور شہادتِ حق ہے—جو خالص قرآنی مفہوم ہے۔ جو لوگ اسے صرف سیاسی حکومت کے معنی میں لیتے ہیں وہ یا تو لاعلمی سے یا جان بوجھ کر غلطی کرتے ہیں۔

۸ جماعتِ اسلامی کی جدوجہد کو "تحریکِ اسلامی" کیوں کہا جاتا ہے؟

کیونکہ ہماری جدوجہد کا مقصد اسلام ہے، اور یہی اس کا تیسرا نام ہے — اقامتِ دین اور شہادتِ حق۔ ہم اپنی تحریک کو تحریکِ اسلامی کے نام سے یاد کرتے ہیں کیونکہ یہ خالص قرآنی الفاظ پر مبنی ہے اور انبیاء کرام کی میراث کا تسلسل ہے۔

۹ مخالفین جماعتِ اسلامی کے بارے میں کیا الزامات لگاتے ہیں اور مولانا نے اس کا کیا جواب دیا؟

مخالفین کہتے ہیں کہ جماعتِ اسلامی "حکومتِ الٰہیہ" کے نام پر سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہتی ہے۔ مولانا نے جواب دیا کہ جب ہم اپنے مقصد کو قرآنی الفاظ میں بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس کوئی معقول اعتراض نہیں رہتا۔ وہ دراصل غلط فہمی یا دیدہ و دانستہ بہانہ بازی کرتے ہیں۔

۱۰ انسان اگر اپنی آزادی کو صحیح طور پر استعمال نہ کرے تو اس کا کیا انجام ہوگا؟

اگر انسان اپنی آزادی کو اللہ کی نافرمانی میں استعمال کرے تو وہ کائنات کی باقی مخلوقات سے الگ تھلگ پڑ جائے گا، فطرت سے ہم آہنگی ختم ہوگی، اور آخرت میں اللہ کی جانب سے عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔ قرآن واضح کرتا ہے کہ جس نے نفس کو پاک کیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اسے آلودہ کیا وہ ناکام رہا۔

مطالعہ گائیڈ — حصہ دوم

صفحات ۱۴ تا ۲۶

دعوت · اسلام بطورِ ضابطۂ حیات · اسلام کی آفاقیت

حصہ پنجم — مشکل الفاظ کے معنی (صفحات ۱۴ تا ۲۶)

درج ذیل وہ اردو الفاظ ہیں جو ان صفحات میں آئے اور جن کو سمجھنا عام قاری کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔

لفظ	معنی اور وضاحت
ضابطۂ حیات	زندگی گزارنے کا مکمل نظام و دستور؛ Code of Life — جو زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہو
محیط	گھیرے ہوئے، سب کو شامل، تمام جوانب پر حاوی
دعوت	بلاوا، پکار — یہاں مراد ہے: لوگوں کو دینِ اسلام کی طرف بلانا
تخلیص	خالص کر دینا، ملاوٹ دور کرنا؛ یہاں: اسلام کی ملاوٹ سے پاک اور خالص فہم
مفلس (اسلامی مفہوم)	وہ جو دنیا میں نمازیں روزے رکھے لیکن لوگوں کے حقوق مارے ہوں — قیامت کو حقیقی دیوالیہ نکلے
اضطرار	مجبوری، ناچاری، اشد ضرورت کی حالت
تحریف	متن یا معنی کو توڑ مروڑنا، جان بوجھ کر بدل دینا
اکتفا کرنا	بس کرنا، کسی ایک بات پر قناعت کر لینا
معاشرت	آپس کا میل جول، سماجی تعلقات اور رہن سہن کا طریقہ
معیشت	کمانے کھانے کا نظام، اقتصادی معاملات؛ Economics
بین الاقوامی تعلقات	ملکوں اور قوموں کے باہمی تعلقات؛ International relations

انداز نظر	دیکھنے اور سوچنے کا طریقہ، نقطۂ نظر، زاویۂ فکر
قومی مذہب	کسی خاص قوم یا نسل کا مذہب سمجھا جانا؛ یہاں اس غلط فہمی کی تردید ہے
حریف	مقابل، مدِّمقابل، ہم پلّہ مخالف؛ یہاں مراد ہے: مقابلہ کرنے والا دین
آفاقی	عالمگیر، ہر جگہ کے لیے، Universal — کسی ایک نسل یا قوم تک محدود نہیں
تقویٰ	اللہ کا ڈر، پرہیزگاری، گناہ سے بچنا — قرآن میں یہی انسانوں میں برتری کی اصل بنیاد ہے
رسالت	نبی کا اللہ کی طرف سے بھیجا جانا اور پیغام پہنچانا
وظیفیت	کسی خاص کام پر مامور ہونا؛ یہاں مراد: دین کو قومی شناخت کا ذریعہ بنانا
تفریق	فرق، تمیز، الگ کرنا؛ یہاں: قوموں کے درمیان نسلی یا رنگی تقسیم
تصدیق	سچ ثابت کرنا، تائید کرنا؛ یہاں قرآن کا پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا
امر بالمعروف و نہی عن المنکر	اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا — یہ مسلمانوں پر فرض ذمہ داری ہے
اسوۂ حسنہ	بہترین نمونہ، مثالی طرزِ عمل — رسول اللہ ﷺ کا عملی نمونہ جو قابلِ پیروی ہے
خیر خواہی	بھلائی چاہنا، بہتری کی خواہش رکھنا — نہ کہ محض ذاتی فائدے کی نیت سے کام کرنا

حصہ ششم — باب کا خلاصہ (صفحات ۱۴ تا ۲۶)

۱. دعوت کا فریضہ اور اس کا طریقہ

جماعتِ اسلامی کا پہلا کام ہے — دعوت۔ اس دعوت کے دو مخاطب ہیں: پہلے غیر مسلم، جنہیں ہم اسلام کو سمجھنے اور قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ دوسرے وہ مسلمان جو اسلام کو صرف نام کا مذہب سمجھتے ہیں — انہیں یہ بتانا کہ اسلام کیا ہے اور اسے ماننے والوں کے لیے اس کے کیا تقاضے ہیں۔ ہم انہیں بتاتے ہیں کہ جب تک وہ علمی طور پر اسلام کو نہیں جانتے، ایمان درختِ بے ثمر کی طرح ہے۔

۲. حقیقی ایمان — اعمالِ قلب اور اعمالِ جوارح

صرف نماز، روزہ اور زکوٰۃ کافی نہیں۔ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے جملہ معاملات — سیاست، معاشرت، معیشت اور اخلاق — اسلامی احکام کے مطابق چلائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی اس وقت تک سچا مومن نہیں جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے احکام کے تابع نہ ہو جائیں۔

> وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ
>
> (حدیثِ نبوی ﷺ)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے — تم میں سے کوئی اس وقت تک سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی ہر خواہش میرے لائے ہوئے احکام کی پابند نہ ہو جائے۔"

۳. حقیقی مفلس — قیامت کا دیوالیہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا حقیقی مفلس وہ نہیں جس کے پاس روپے پیسے نہ ہوں — بلکہ وہ ہے جو نمازیں، روزے اور زکوٰۃ لے کر قیامت میں آئے لیکن کسی کو گالی دی ہو، کسی کا مال کھایا ہو، کسی کا خون بہایا ہو۔ لوگ اس سے اپنی نیکیاں لیں گے اور اگر نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے اور وہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

۴. اسلام — مکمل ضابطۂ حیات

یہ باب کا مرکزی موضوع ہے۔ اسلام صرف چند عبادات کا نام نہیں بلکہ زندگی کا مکمل نظام ہے جس میں سیاست، معاشرت، معیشت، اخلاق اور بین الاقوامی تعلقات — سب کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں۔ قرآن مجید نے کہا:

> اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً

(البقرۃ: ۲۰۸)

"اللہ اور رسول کی اطاعت میں پوری طرح داخل ہو جاؤ۔"

اسی طرح اللہ نے فرمایا: "اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور گروہ گروہ نہ ہو جاؤ۔" اور یہ کہ: "پیروی کرو ان باتوں کی جو تمہارے رب کی جانب سے نازل کی گئی ہیں — اور اسے چھوڑ کر دوسرے کارسازوں کے پیچھے نہ چلو۔"

۵. اسلام کو "قومی مذہب" سمجھنا — ایک بڑی غلطی

دوسری بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ اسلام کو صرف مسلمانوں کا قومی یا نسلی مذہب سمجھ لیا جائے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام صرف مسلمانوں کی قومی شناخت ہے، جیسے دوسرے ادیان کسی خاص قوم سے منسوب ہیں۔ مولانا نے واضح کیا کہ یہ سوچ بالکل غلط ہے۔ اسلام کسی ایک نسل، رنگ، زبان یا قوم کی میراث نہیں بلکہ اللہ کا وہ آفاقی دین ہے جو تمام انسانوں کے لیے ہے۔

۶. اسلام کی آفاقیت — دلائل

قرآن کریم نے واضح کیا کہ تمام انسان اصل میں ایک ہی امت تھے، پھر اختلاف ہوا تو اللہ نے انبیاء بھیجے۔ پہلا خطاب ہی "یَا أَیُّہَا النَّاسُ" سے شروع ہوتا ہے — "اے انسانو!" نہ کہ کسی خاص قوم کو۔ رسول اللہ ﷺ کو "رحمۃً لِّلعَالَمِین" (تمام جہانوں کے لیے رحمت) بھیجا گیا۔ قرآن "تمام انسانوں کو ڈرانے والا" ہے۔ نسل، رنگ اور زبان کا اختلاف اللہ کی نشانیاں ہیں — برتری کی بنیاد نہیں۔

> وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(الانبیاء: ۱۰۷)

"اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

۷. حجۃ الوداع کا آخری پیغام

آپ ﷺ نے آخری حج کے خطبے میں ارشاد فرمایا: "کسی عربی کو کسی عجمی پر، اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں — تم سب آدم کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔" یہ اسلام کی آفاقیت کا آخری اور مضبوط ترین اعلان ہے۔

> يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

(الحجرات: ۱۳)

"اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں خاندانوں اور قبیلوں میں بنایا تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ خدا ترس ہو۔"

۸. اقامتِ دین — تمام انسانیت کے لیے

جب ہم اقامتِ دین کی بات کرتے ہیں تو ہماری مراد کسی خاص قوم، نسل یا مذہب کی حکمرانی نہیں — بلکہ وہ آفاقی اصول ہیں جو اللہ نے ہر آسمانی کتاب میں بھیجے، جو خداپرستی، رسالت اور جزا و سزا کے عقیدے پر مبنی ہیں اور جو ہر انسان اور ہر قوم کے لیے یکساں طور پر مفید ہیں۔

حصہ ہفتم — مشقی سوالات اور جوابات (صفحات ۱۴ تا ۲۶)

۱ جماعتِ اسلامی کا دعوت کا فریضہ کن دو گروہوں کی طرف ہے؟

پہلا گروہ غیر مسلم ہیں جنہیں اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ دوسرا گروہ وہ مسلمان ہیں جو اسلام کو صرف نام کا مذہب سمجھتے ہیں — انہیں دینِ اسلام کی حقیقی تعلیم اور تقاضے سمجھائے جاتے ہیں۔

۲ حقیقی مومن کون ہے؟

حقیقی مومن وہ ہے جو نہ صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ ادا کرے بلکہ اپنے معاملات — سیاست، معاشرت، معیشت اور اخلاق — سب میں احکامِ الٰہی کی اطاعت کرے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تک خواہشات احکامِ نبوی کے تابع نہ ہوں، ایمان مکمل نہیں۔

۳ حدیثِ مفلس میں "حقیقی مفلس" کسے کہا گیا؟

وہ شخص جو قیامت میں نمازوں، روزوں اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے لیکن کسی کو گالی دی ہو، کسی کا مال کھایا ہو یا کسی کو تکلیف دی ہو۔ لوگ اس کی نیکیاں لیں گے، نیکیاں ختم ہونے پر ان کے گناہ اس پر ڈال کر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

۴ "اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے" سے کیا مراد ہے؟

اسلام محض چند عبادات تک محدود نہیں بلکہ زندگی کا مکمل نظام ہے — سیاست، معاشرت، معیشت، اخلاق، عائلی زندگی اور بین الاقوامی تعلقات سب کے بارے میں قرآن و سنت میں واضح ہدایات موجود ہیں۔

۵ اسلام میں اضطراری حالت کا کیا حکم ہے اور اس سے غلط فائدہ اٹھانا کیوں ناجائز ہے؟

شریعت نے مجبوری کی حالت میں رعایت دی ہے لیکن اس رعایت سے غلط فائدہ اٹھانا اور مجبوری کو بہانہ بنا کر دین میں تحریف کرنا جائز نہیں۔ اضطرار کو دور کرنے کی کوشش ضروری ہے — نہ کہ اسے مستقل جواز بنا لینا۔

۶ اسلام کو "قومی مذہب" سمجھنا کیوں غلط ہے؟

اسلام کسی خاص نسل، رنگ یا قوم کی میراث نہیں۔ یہ اللہ کا وہ آفاقی دین ہے جو تمام انسانوں کے لیے ہے۔ اگر اسے قومی دین سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ نے صرف ایک خاص قوم کے لیے دین بھیجا — جو قطعاً غلط ہے۔

۷ اسلام کی آفاقیت کے لیے کون سی آیتیں اور احادیث دلیل ہیں؟

تین بنیادی دلائل: (۱) آپ ﷺ "رحمۃً لِّلعَالَمِین" ہیں — تمام جہانوں کے لیے۔ (۲) قرآن "تمام انسانوں کے لیے" نازل ہوا۔ (۳) قرآن کا پہلا خطاب "یَا أَیُّہَا النَّاسُ" ہے جو ہر انسان کو شامل کرتا ہے، کسی خاص قوم کو نہیں۔

۸ انسانوں میں نسل اور زبان کا اختلاف کیوں ہے اور اسلام اسے کس نظر سے دیکھتا ہے؟

نسل، رنگ اور زبان کا اختلاف اللہ کی نشانیاں ہیں—یہ باہمی تعارف کے لیے ہیں، برتری کی بنیاد کے لیے نہیں۔ اسلام کے نزدیک تمام انسان ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں اور اللہ کے نزدیک عزت کی واحد بنیاد تقویٰ ہے۔

۹ خطبۂ حجۃ الوداع کا مرکزی پیغام کیا تھا؟

کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی برتری نہیں—تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے۔ یہ اعلان اسلام کی آفاقیت اور انسانی مساوات کا آخری اور مضبوط ترین اعلان ہے۔

۱۰ اقامتِ دین کا مطلب کیا ہے اور یہ کس کے لیے ہے؟

اقامتِ دین کا مطلب ہے ان آفاقی اصولوں کو قائم کرنا جو اللہ نے تمام آسمانی کتابوں میں بھیجے—خدا پرستی، رسالت اور جزا و سزا کا عقیدہ—اور جو ہر انسان اور ہر قوم کے لیے یکساں مفید ہیں۔ یہ کسی ایک قوم کی اجارہ داری نہیں بلکہ پوری انسانیت کا دین ہے۔

مطالعہ گائیڈ — حصہ سوم

صفحات ۲۷ تا ۴۱

تحریکِ اسلامی کے بنیادی اصول · قرآن و سنت · وطن پرستی سے اجتناب

حصہ ہشتم — مشکل الفاظ کے معنی (صفحات ۲۷ تا ۴۱)

درج ذیل وہ اردو الفاظ ہیں جو ان صفحات میں آئے اور جن کو سمجھنا عام قاری کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔

لفظ	معنی اور وضاحت
بے کم و کاست	جوں کا توں، بغیر کسی کمی یا زیادتی کے، مکمل اور اصل حالت میں
مستند	قابلِ اعتماد، سند یافتہ، مستند ذریعے سے ثابت — یہاں: کتاب و سنت کا مستند ہونا
اجماع	تمام علماء کا کسی مسئلے پر متفق ہو جانا — اسلامی فقہ کا ایک اہم ماخذ
قیاس	کسی نئے مسئلے کو قرآن و سنت کے کسی حکم سے موازنہ کر کے حل نکالنا
ماخذ	بنیادی مصدر، وہ چیز جہاں سے کوئی چیز اخذ کی جائے؛ Source
منشاء	ارادہ، مقصد، اصل مطلب؛ کسی کام یا حکم کے پیچھے کی نیت
بدعت	دین میں نئی چیز داخل کرنا جس کی کوئی سند نہ ہو — یہ گمراہی کا ذریعہ ہے
مستحبات	وہ کام جو کرنا ثواب کا باعث ہو لیکن نہ کرنے پر گناہ نہ ہو؛ مستحسن اعمال
استنجاء	قضائے حاجت کے بعد پاکی حاصل کرنا — یہاں مثال کے طور پر استعمال ہوا
وضوء	نماز سے پہلے شرعی طہارت — یہاں جزوی مسائل کی مثال میں آیا

فتنہ	فساد، آزمائش، وہ چیز جو لوگوں میں انتشار یا گمراہی پیدا کرے
شعار	نشان، علامت، کسی چیز کی پہچان کی نمائندہ رسم یا عمل
انتشار	پھیلاؤ (منفی معنوں میں)، بکھراؤ، افراتفری، اتحاد کا ٹوٹنا
تعصب	اندھی حمایت، ناجائز جانبداری — قومی، مذہبی یا فرقہ وارانہ بنیاد پر
وطن پرستی	قومیت یا ملکیت کو دین سے بالاتر رکھنا؛ Nationalism — جو اسلام کی نظر میں گمراہی ہے
قومیت	نسل، زبان یا وطن کی بنیاد پر مشترک شناخت کا احساس؛ Nationality/Nationalism
اصولی جماعت	وہ جماعت جو کسی نسل یا قوم کی نہیں بلکہ آفاقی اصولوں پر قائم ہو
حیثیت	درجہ، مقام، پوزیشن — یہاں: اصلی مسلمان ہونے کی حیثیت
تقاضے	ضروریات، مطالبے، لازمی شرطیں؛ Requirements — یہاں اسلام کے عملی تقاضے
نمائندے	نمائندگی کرنے والے، کسی چیز کا عملی نمونہ پیش کرنے والے
طعن و تشنیع	ملامت، طنز اور تنقید کرنا — دوسروں کو عیب لگانا اور برا بھلا کہنا
رفیق	رفیق، ساتھی، ہم سفر — یہاں مولانا نے ایک دوست کا ذکر کیا
مسلیم الفطرت	وہ جو فطرتاً اسلام کی طرف مائل ہو، جن کی فطرت سلیم ہو اور حق کو قبول کرے

حصہ نہم – باب کا خلاصہ (صفحات ۲۷ تا ۴۱)

۱. تحریکِ اسلامی کے بنیادی اصول – تمہید

مولانا نے اس حصے میں وہ پانچ بنیادی اصول بیان کیے جن پر تحریکِ اسلامی کا پورا طریقۂ کار قائم ہے۔ یہ اصول دراصل وہ لازمی شرطیں ہیں جن کے بغیر دین کو صحیح طریقے سے قائم کرنا ممکن نہیں۔ مولانا واضح کرتے ہیں کہ ہم جن اصولوں پر چلنا چاہتے ہیں، ان پر استطاعت بھر خود عمل پیرا ہونا ہمارا فرض ہے۔

۲. پہلا اصول – کتاب و سنت کی پابندی

پہلا اصول یہ ہے کہ دین کے بارے میں ہمارے پاس سب سے مستند چیز کتاب و سنت ہے۔ ہر کام اور ہر قول کا اصل ماخذ قرآن و سنت ہے اور جو چیز اس کے مطابق ہو وہ قابلِ قبول ہے، اور جو اس کے خلاف ہو وہ رد کرنے کے قابل ہے – اجماع اور قیاس بھی اسی شرط کے ساتھ معتبر ہیں۔ آپ ﷺ نے واضح فرما دیا:

> تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ
>
> (حدیثِ نبوی ﷺ)

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں – جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔"

۳. دوسرا اصول – دین کو مکمل اور بے کم و کاست پیش کرنا

دوسرا اصول یہ ہے کہ دین کو اس کے پورے مجموعے کے ساتھ مستند ذرائع سے پیش کیا جائے — کسی خاص جز کو چھوڑ کر نہیں۔ اگر دین کو کسی خاص حلقے کے مزاج کے مطابق توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا تو دین اپنی اصل شکل میں قائم نہیں رہے گا بلکہ بے شمار بدعات اور فتنوں کا راستہ کھل جائے گا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ ہم اپنے عمل سے دین کا ایسا نقشہ لوگوں کے سامنے پیش کریں جسے دیکھ کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوں۔

۴. تیسرا اصول — دین میں رد و بدل سے مکمل اجتناب

تیسرا اصول یہ ہے کہ دین میں کوئی ردو بدل نہ کیا جائے — نہ کسی حکم کو شریعت کی اہمیت سے کم کر کے دیا جائے اور نہ کسی چیز کو بلا دلیل اس مجموعے میں شامل کیا جائے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول نقل کیا گیا: "وہ سنت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ عقیدہ کرادینا کہ شریعت میں یہ فرض ہے، شریعت میں ایک طرح کی تحریف ہے۔" یعنی شریعت کے احکام کی درجہ بندی بھی وفادارانہ اور درست رکھنی چاہیے۔

۵. دین میں رد و بدل کے نقصانات

مولانا تفصیل سے بیان کرتے ہیں کہ دین میں ردو بدل کے تین بڑے نقصانات ہیں: اوّل، غیر اہم چیزوں کو اہم اور اہم چیزوں کو غیر اہم سمجھ لیا جاتا ہے — لوگوں کی نمازیں الگ اور واقعی اہم باتوں میں رہنمائی نہیں ملتی۔ دوم، امت میں بکھراؤ اور تفرقہ پیدا ہوتا ہے — جزوی مسائل پر بڑے بڑے اختلاف کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سوم، لوگ دین سے متنفر ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں محض چھوٹی باتوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اصل دین سامنے نہیں آتا۔

۶. چوتھا اصول — دین کے اجزاء کی ترتیب و تقدیم

چوتھا اصول یہ ہے کہ دین کے اجزاء اس ترتیب اور اہمیت سے پیش کیے جائیں جو قرآن و سنت نے مقرر کی ہے۔ عقائد سب سے مقدم ہیں — پھر احکامِ عملی۔ اگر عقائد کو بنیاد کے طور پر نہ رکھا

جائے تو اس کے بعد کے تمام اعمال ایک بے بنیاد عمارت کی طرح ہوں گے۔ اگر بنیادی عقائد ہٹا دیے جائیں تو اس عمارت کی بعد میں جو تعمیر ہوگی وہ کوئی صحیح شرعی عمارت نہیں ہوگی۔

۷. پانچواں اصول — قومیت اور وطن پرستی سے اجتناب

پانچواں اور نہایت اہم اصول یہ ہے کہ تحریک کو ہر طرح کی قومی تعصبات اور وطن پرستی سے بالکل پاک رکھا جائے۔ اسلام ایک دینِ فطرت ہے جس کی بنیادی اصولوں کا کوئی تعلق قومیت اور وطنیت سے نہیں۔ مسلمانوں کی حقیقی پریشانی یہ ہے کہ انہوں نے اپنی حیثیت کو خلط ملط کر دیا ہے — کبھی وہ اصولی جماعت بن کر کام کرتے ہیں اور کبھی محض ایک قوم بن کر رہ جاتے ہیں۔ مولانا واضح کرتے ہیں: ہمارے نزدیک آزادی صرف ایک قوم کے افراد کی غلامی سے نجات نہیں — بلکہ حقیقی آزادی یہ ہے کہ انسانوں اور خود اپنے نفس کی غلامی سے آزاد ہو کر اللہ کے سچے بندے بن جائیں۔

۸. جماعتِ اسلامی کے اصول — عملی طرزِ عمل

مولانا نے واضح کیا کہ جماعتِ اسلامی کے اصولوں پر چلنے والوں کو چاہیے کہ: (۱) کتاب و سنت کو اپنے ہر کام کا اصل ماخذ مانیں (۲) کل دین کو لے کر چلیں، کسی جزکی اصلاح یا تغیر کے لیے کوشش کریں لیکن اپنی کوششوں کو محدود نہ کریں (۳) دین کو اس کی اصل شکل میں قائم کرنے کے خواہشمند ہوں (۴) قوم پرستی اور وطنیت کو اپنے سے بالاتر رکھنے کی غلطی نہ کریں (۵) دوسرے لوگوں کے لیے اپنا دروازہ بند نہ کریں — خواہ کوئی حنفی ہو، شافعی ہو، مقلد ہو یا غیر مقلد۔

۹. غیر مسلموں تک دعوت — مسلمان کا کردار

آخری حصے میں مولانا غیر مسلموں تک دعوتِ اسلامی کے طریقے پر بات کرتے ہیں۔ جماعتِ اسلامی کے اجتماعات میں بہت سے غیر مسلم حضرات بھی آتے رہے ہیں — ان کو اپنی زبانوں میں لیکچر سنائے گئے۔ لیکن مولانا کی اصل بات یہ ہے کہ غیر مسلموں تک اسلام کی دعوت کا سب سے مؤثر ذریعہ مسلمانوں کا اپنا کردار ہے۔ جب مسلمان اسلام کے مطابق عمل کریں تو مسلیم الفطرت

غیر مسلم اپنے آپ اسلام کی طرف کھنچتے ہیں۔ اگر مسلمان اسلام کے نمائندے بن کر نہیں چلتے تو غیر مسلموں کا نقطۂ نظر بدلنا ممکن نہیں۔

حصہ دہم — مشقی سوالات اور جوابات (صفحات ۲۷ تا ۴۱)

۱ تحریکِ اسلامی کا پہلا بنیادی اصول کیا ہے؟

پہلا اصول یہ ہے کہ دین کے بارے میں سب سے مستند ذریعہ کتاب و سنت ہے۔ ہر کام اور ہر قول کا اصل ماخذ یہی ہے۔ اجماع اور قیاس بھی اسی شرط کے ساتھ معتبر ہیں کہ وہ کتاب و سنت کے مطابق ہوں۔

۲ آپ ﷺ نے کتاب و سنت کے بارے میں کیا فرمایا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں — جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔"

۳ دوسرا بنیادی اصول کیا ہے اور اسے توڑنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

دوسرا اصول ہے کہ دین کو پوری مکمل شکل میں پیش کیا جائے۔ اگر دین کے کسی حصے کو چھپایا یا توڑا مروڑا گیا تو دین اپنی اصل شکل میں قائم نہیں رہے گا اور بدعات و فتنوں کا راستہ کھل جائے گا۔

۴ دین میں رد و بدل کے کون سے تین بڑے نقصانات ہیں؟

اوّل: غیر اہم چیزیں اہم اور اہم چیزیں غیر اہم ہو جاتی ہیں۔ دوم: امت میں تفرقہ اور بکھراؤ پیدا ہوتا ہے۔ سوم: لوگ دین سے دور اور متنفر ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں دین کی اصل تصویر نہیں ملتی۔

۵ چوتھا اصول — دین کے اجزاء کی ترتیب — کیوں ضروری ہے؟

اگر دین کے اجزاء کو اُن کی صحیح ترتیب اور اہمیت سے پیش نہ کیا جائے تو دین اپنی اصل شکل میں برقرار نہیں رہ سکتا۔ مثال کے طور پر عقائد کو اعمال سے مقدم رکھنا ضروری ہے — یہی بنیاد ہے جس پر پورا دینی ڈھانچہ کھڑا ہوتا ہے۔

۶ پانچواں اصول — وطن پرستی سے اجتناب — کیوں ضروری ہے؟

اسلام ایک آفاقی دین ہے جس کی بنیاد قومیت یا وطنیت پر نہیں۔ اگر تحریک قومی تعصبات میں پڑ جائے تو وہ اصولی جماعت نہیں رہتی بلکہ محض ایک قومی پارٹی بن جاتی ہے — جو اسلام کے مزاج کے سراسر خلاف ہے۔

۷ مولانا کے نزدیک "حقیقی آزادی" کا کیا مطلب ہے؟

حقیقی آزادی محض سیاسی آزادی نہیں — بلکہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس اور دوسرے انسانوں کی غلامی سے آزاد ہو کر اللہ کا سچا بندہ بن جائے۔ یہی اسلامی تحریک کا اصل ہدف ہے۔

۸ جماعتِ اسلامی کا دروازہ کن لوگوں کے لیے کھلا ہے؟

جماعتِ اسلامی کا دروازہ ہر اس شخص کے لیے کھلا ہے جو اسلام کو مانتا ہو — خواہ وہ حنفی ہو یا شافعی، مقلد ہو یا غیر مقلد، صوفی ہو یا غیر صوفی۔ فروعی اختلافات کو بنیاد نہیں بنایا جاتا کیونکہ دین کل لے کر چلنا ہے۔

۹ غیر مسلموں تک دعوت کا سب سے مؤثر ذریعہ کیا ہے؟

غیر مسلموں تک دعوت کا سب سے مؤثر ذریعہ مسلمانوں کا اپنا عملی کردار ہے۔ جب مسلمان اسلام کے مطابق زندگی گزاریں تو مسلیم الفطرت لوگ اسلام کی طرف خود کھنچتے ہیں۔ زبانی دعوت اس وقت اثر کرتی ہے جب عمل اس کی تصدیق کرے۔

۱۰ ہندوستان میں غیر مسلموں کو اسلام سے دور رکھنے کی سب سے بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ مسلمان قوم پرستانہ طرزِ عمل اختیار کر چکے ہیں۔ جب مسلمان قومی مفاد کے لیے اسلام کے آفاقی اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہیں تو غیر مسلموں پر اسلام کی اصل تصویر واضح نہیں ہوتی اور ان کا نقطۂ نظر بدلنا ممکن نہیں رہتا۔

صفحات ۴۲ تا ۵۱

غلط فہمیوں کا ازالہ · مسلمانوں سے خطاب · غیر مسلموں سے خطاب

حصہ یازدہم — مشکل الفاظ کے معنی (صفحات ۴۲ تا ۵۱)

درج ذیل وہ اردو الفاظ ہیں جو ان صفحات میں آئے اور جن کو سمجھنا عام قاری کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔

لفظ	معنی اور وضاحت
ازالہ	دور کرنا، رفع کرنا، ختم کرنا — یہاں: غلط فہمیوں کو دور کرنا
فرقہ بندی	امت میں گروہ گروہ تقسیم ہو جانا — یہاں مولانا نے اس الزام کا جواب دیا
قطعیت	حتمی اور یقینی ہونا، کسی بات کا پختہ اور حتمی طور پر ثابت ہونا
صراحت	کھل کر اور واضح طور پر بیان کرنا، بغیر ابہام کے بات کہنا
موجب	سبب، باعث، وجہ — جو کسی نتیجے کا ذریعہ بنے
عافیت	سلامتی، خیریت، بھلائی — مشکل سے بچا رہنا
غفلت	لاپرواہی، بے توجہی، کسی اہم فریضے کو نظر انداز کرنا
نمودار	ظاہر ہونا، سامنے آنا، دکھائی دینا
بدحالی	خراب حالت، تنگدستی اور پریشانی کی کیفیت
متنفر	نفرت اختیار کرنے والا، کسی چیز سے دور بھاگنے والا
رواداری	برداشت، tolerance — دوسرے کے نقطۂ نظر کو قبول کرنا
خدا پرستی	صرف اللہ کی عبادت اور اطاعت — توحید پر مبنی زندگی گزارنا

محاسبہ	حساب کتاب لینا — یہاں: اپنے اعمال کا جائزہ لینا اور ذمہ داری قبول کرنا
تجدید	نئی شروعات کرنا، از سرِ نو قائم کرنا؛ Renewal — دینی عہد کی تجدید
سرمایہ	پونجی، اثاثہ، وہ چیز جو کام آئے؛ Capital — یہاں دینی اثاثے اور نیکیاں
انتشار	بکھراؤ، افراتفری — یہاں مسلمانوں میں اتحاد کے فقدان کا ذکر
نمائندگی	کسی چیز کی طرف سے بولنا یا پیش کرنا؛ Representation — یہاں اسلام کی نمائندگی
اخلاقی حیثیت	اخلاق و کردار کے اعتبار سے مقام — جو دوسروں پر مثبت اثر ڈالے
قومی جذبات	کسی قوم یا وطن کے تئیں جذباتی لگاؤ — یہاں اسے دین سے الگ کرنے کی بات ہے
لادینی	دین سے آزاد، سیکولر — وہ نظام جو مذہب کو زندگی سے الگ رکھے
ذمہ داری	جواب دہی، فرض — یہاں مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری کا ذکر
دعوانا	ہماری پکار، ہماری آواز — آخری کلمات میں وَاٰخِرُ دَعْوَانَا کا مطلب: ہماری آخری پکار

حصہ دوازدہم — باب کا خلاصہ (صفحات ۴۲ تا ۵۱)

۱. بعض غلط فہمیوں کا ازالہ — تمہید

مولانا نے اس آخری حصے کا آغاز ان الفاظ سے کیا کہ جماعتِ اسلامی کا مقصد، اصول اور طریقِ کار اب واضح ہو چکا ہے — لیکن آگے بڑھنے سے پہلے بعض خاص غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری ہے جو مہربان لوگ عوام میں پھیلاتے رہتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ وہ ان کا مختصراً جواب دیتے ہیں۔

۲. فرقہ بندی کا الزام اور اس کا جواب

پہلا الزام یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی امت میں ایک نئی فرقہ بندی کی موجب ہے۔ مولانا نے جواب دیا: ہم دین کے بنیادی اصولوں سے قطعیت کے ساتھ وابستہ ہیں اور یہی اصول ہر مسلمان قبول کرتا ہے — ہمارا اعتراض کا موقع نہیں بنتا۔ وہ لوگ جو منتشر زندگی گزارتے ہیں اور جن کو کسی اجتماعی جدوجہد سے اختلاف ہے، وہ بہانے تلاش کرتے ہیں۔ جماعتِ اسلامی کی دعوت قرآن و سنت پر مبنی ہے — اور اس میں مولانا مودودیؒ کی شخصیت کو شامل کرنا غلطی ہے۔

۳. مولانا مودودیؒ کے بارے میں وضاحت

مولانا نے تفصیل سے واضح کیا کہ جماعتِ اسلامی کی دعوت کا اصل تعلق قرآن و سنت سے ہے — نہ کہ کسی ایک شخص کی ذاتیافقہ و کلام سے۔ مولانا مودودیؒ نے وہ چیز ایجاد نہیں کی جو جماعتِ اسلامی کی دعوت ہے — بلکہ وہ قرآن و سنت کی دعوت ہے۔ آپ مولانا مودودیؒ کی کسی رائے سے اختلاف کر سکتے ہیں — لیکن اس بنیاد پر جماعتِ اسلامی کی اصولی دعوت کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ جماعتِ اسلامی میں کسی شخصیت کی بات محض اس سند پر قبول نہیں کی جاتی — قرآن و سنت ہی اصل کسوٹی ہے۔

۴. مسلمانوں سے خطاب — اقامتِ دین کی دعوت

مولانا نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اقامتِ دین کا کام ہمارا کام ہے اور اسے کھڑے ہو کر انجام دینا ہے۔ اگر آپ جماعتِ اسلامی پر اعتماد کرتے ہیں تو ہمارے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اگر نہیں کرتے تو کم از کم کسی ایسی جماعت میں شامل ہوں جو اس کام کو انجام دے رہی ہو۔ اور اگر جماعت نہ بن سکے تو انفرادی طور پر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اقامتِ دین کے اس فریضے کو ادا کرے۔ مولانا نے کہا: یہ پوری امت پر فرض ہے اور اسی پر ان کی دنیاوی کامیابی بھی منحصر ہے۔

۵. اقامتِ دین سے غفلت کے نتائج

مولانا نے تین بڑے نقصانات بیان کیے جو اقامتِ دین کے فریضے سے غفلت کے نتیجے میں پیدا ہوئے:

پہلا نقصان: مسلمانوں کا دینی نقطۂ نظر بہت تنگ اور محدود ہو گیا ہے — دین چند رسموں تک سمٹ کر رہ گیا ہے اور زندگی کے دوسرے شعبے دین سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔

دوسرا نقصان: ہندوستان میں اسلام کی کوئی نمائندگی نہیں رہی۔ مسلمانوں کی زندگی میں کوئی عملی نمونہ نہیں جسے دیکھ کر غیر مسلم اسلام کا اچھا تصور قائم کر سکیں۔ اس کے اوراقِ زندگی میں اسلام کا عملی نقشہ غائب ہے۔

تیسرا نقصان: دنیاوی اعتبار سے بھی مسلمان تنزل کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے:

> إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ
>
> (الرعد: ۱۱)

"یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت کو نہ بدل دیں۔"

۶. مسلمانوں کو آگے بڑھنے کا راستہ

مولانا نے مسلمانوں کو واضح پیغام دیا: ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو گیا لیکن ذہن ابھی تک مغربی نظریات کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ مسلمان اپنے عہد کو استوار کریں، اسلام کو اپنے سامنے رکھیں اور اس کے مطابق اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کریں۔ جس قوم کی سب سے مقدم چیز یہ ہو کہ وہ ایک قوم ہونے کا تصور ترک کر کے اللہ کے داعی، خیر کے شاہد اور شہداءِ الارض بن کر کام کریں — وہی قوم آگے بڑھے گی۔

۷. غیر مسلموں سے خطاب — دعوتِ فکر

مولانا نے غیر مسلم حضرات کو بھی مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا: جماعتِ اسلامی کی دعوت کا خلاصہ آپ نے سن لیا ہے — ظاہر ہے کہ آج کی اس نشست میں ہم آپ کو تفصیل سے سمجھا نہیں سکتے۔ لیکن ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ ہماری باتوں کو غور سے سمجھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ ہماری دعوت آپ کے لیے اور پورے ملک کے لیے مفید ہے یا نہیں۔

۸. غیر مسلموں کے لیے اسلام کی بنیاد

مولانا نے غیر مسلموں سے کہا: ہم آپ سے یہ نہیں کہتے کہ آپ مسلمانوں کو اپنی قوم کا حریف سمجھیں۔ اسلام مسلمانوں کا مخصوص مذہب نہیں — یہ آپ کا بھی دین ہے۔ اگر آپ خدا پرستی، رسالت اور آخرت کے بنیادی تصور کو قبول کریں تو آپ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں خدا کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک ایسی حکومت جو خالص خدا پرستی اور آخرت کی ذمہ داری کے احساس پر بنائی جائے، موجودہ لادینی نظام سے کہیں بہتر ثابت ہوگی۔

۹. خاتمۂ کلام — آخری پیغام

مولانا نے اختتامی کلمات میں کہا: ہم بہت دیر سے بول رہے ہیں اور اب رخصت ہونا چاہتا ہوں۔ اگر آپ ہماری کچھ باتیں مان سکیں تو ان کے حاصل کرنے کے لیے آمادہ ہوں — لیکن ہم اپنے حقیقی

خالق و مالک کی مرضی کو پانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اس کے لیے ہمارے پاس کوئی جدوجہد کرنا بد قسمتی نہیں ہو سکتی۔ مولانا نے اختتام ان الفاظ پر کیا:

> وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
>
> "اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔"

حصہ سیزدہم — مشقی سوالات اور جوابات (صفحات ۴۲ تا ۵۱)

۱ جماعتِ اسلامی پر "فرقہ بندی" کا الزام کیا ہے اور مولانا نے اس کا کیا جواب دیا؟

الزام یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی امت میں ایک نئی فرقہ بندی کی موجب ہے۔ مولانا نے جواب دیا: جماعت کی دعوت قرآن و سنت پر مبنی ہے جسے ہر مسلمان مانتا ہے — اس میں نئی فرقہ بندی کا سوال ہی نہیں۔ جو لوگ الگ رہنا چاہتے ہیں وہ بہانے تلاش کرتے ہیں۔

۲ جماعتِ اسلامی کی دعوت مولانا مودودیؒ کی شخصیت سے کیوں الگ ہے؟

جماعتِ اسلامی کی دعوت کا اصل ماخذ قرآن و سنت ہے — کوئی ایک شخص نہیں۔ مولانا مودودیؒ نے یہ دین ایجاد نہیں کیا۔ کسی کی رائے سے اختلاف جائز ہے، لیکن اس بنیاد پر جماعت کی اصولی دعوت کو رد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ دعوت قرآن و سنت پر کھڑی ہے۔

۳ مولانا نے مسلمانوں کو کیا دعوت دی؟

مولانا نے کہا: اقامتِ دین ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ جماعتِ اسلامی پر اعتماد ہو تو اس کے ساتھ شریک ہو جائیں، نہ ہو تو کسی اور مناسب جماعت میں شامل ہوں — لیکن کسی نہ کسی صورت میں اس فریضے کو انجام دیں۔ انفرادی طور پر بھی یہ کام ترک نہیں کیا جا سکتا۔

۴ اقامتِ دین سے غفلت کا پہلا اور سب سے بڑا نقصان کیا ہے؟

پہلا نقصان یہ ہے کہ مسلمانوں کا دینی نقطۂ نظر بہت تنگ اور محدود ہو گیا — دین چند جزوی رسموں تک سمٹ گیا۔ زندگی کے اہم شعبے دین کے دائرے سے باہر ہوتے جا رہے ہیں اور دین بے روح ہو کر رہ گیا ہے۔

۵ ہندوستان میں اسلام کی نمائندگی کا بحران کیا ہے؟

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں اسلام کا عملی نمونہ موجود نہیں جسے دیکھ کر غیر مسلم اسلام کا اچھا تصور قائم کر سکیں۔ بلاشبہ انفرادی طور پر کچھ اچھے مسلمان ہیں، لیکن مجموعی امت اسلام کے کردار و معیار پر پورا نہیں اتری — اس لیے غیر مسلموں پر اسلام کا اثر نہیں پڑتا۔

۶ اللہ کا قانون — سورۃ الرعد آیت ۱۱ — کیا سبق دیتا ہے؟

یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔ مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی کا سبب ان کا خود اپنے دین سے دور ہونا ہے — جب وہ خود بدلیں گے تب اللہ ان کی حالت بھی بدلے گا۔

۷ مولانا کے نزدیک مسلمانوں کی ترقی کا صحیح راستہ کیا ہے؟

صحیح راستہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ سے عہد کی تجدید کریں، اسلام کے مطابق اپنی زندگی میں تبدیلی لائیں، اور قوم پرستی کا تصور چھوڑ کر داعیِ حق بن کر کام کریں۔ یہی ان کی دنیاوی ترقی کی بھی اصل ضمانت ہے۔

۸ مولانا نے غیر مسلموں کو اسلام کے بارے میں کیا پیغام دیا؟

مولانا نے کہا: اسلام مسلمانوں کا مخصوص مذہب نہیں بلکہ یہ آپ کا بھی دین ہے۔ اگر آپ خدا پرستی، رسالت اور آخرت کی بنیادی حقیقتوں کو مانیں، تو آپ کی انفرادی اور سماجی زندگی کے تمام مسائل کا حل اسی میں ہے۔

۹ مولانا نے خدا پرستی پر مبنی حکومت کو لادینی حکومت سے کیوں بہتر بتایا؟

کیونکہ جو حکومت خدا پرستی اور آخرت کی جواب دہی کے احساس پر بنتی ہے، اس میں حکمران اپنے اعمال کو خدا کے سامنے جواب دہ سمجھتے ہیں۔ لادینی حکومت میں یہ احساس نہیں ہوتا — اس لیے اخلاق، انصاف اور ذمہ داری کی کوئی مضبوط بنیاد نہیں رہتی۔

۱۰ مولانا نے اپنی تقریر کا اختتام کن الفاظ پر کیا اور ان کا مفہوم کیا ہے؟

مولانا نے آخری الفاظ کہے: "وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"—یعنی ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ یہ الفاظ اس حقیقت کا اعلان ہیں کہ ہماری ہر کوشش، ہر جدوجہد اور ہر پکار کا مقصد اللہ کی رضا اور اس کی تعریف و توصیف ہے۔